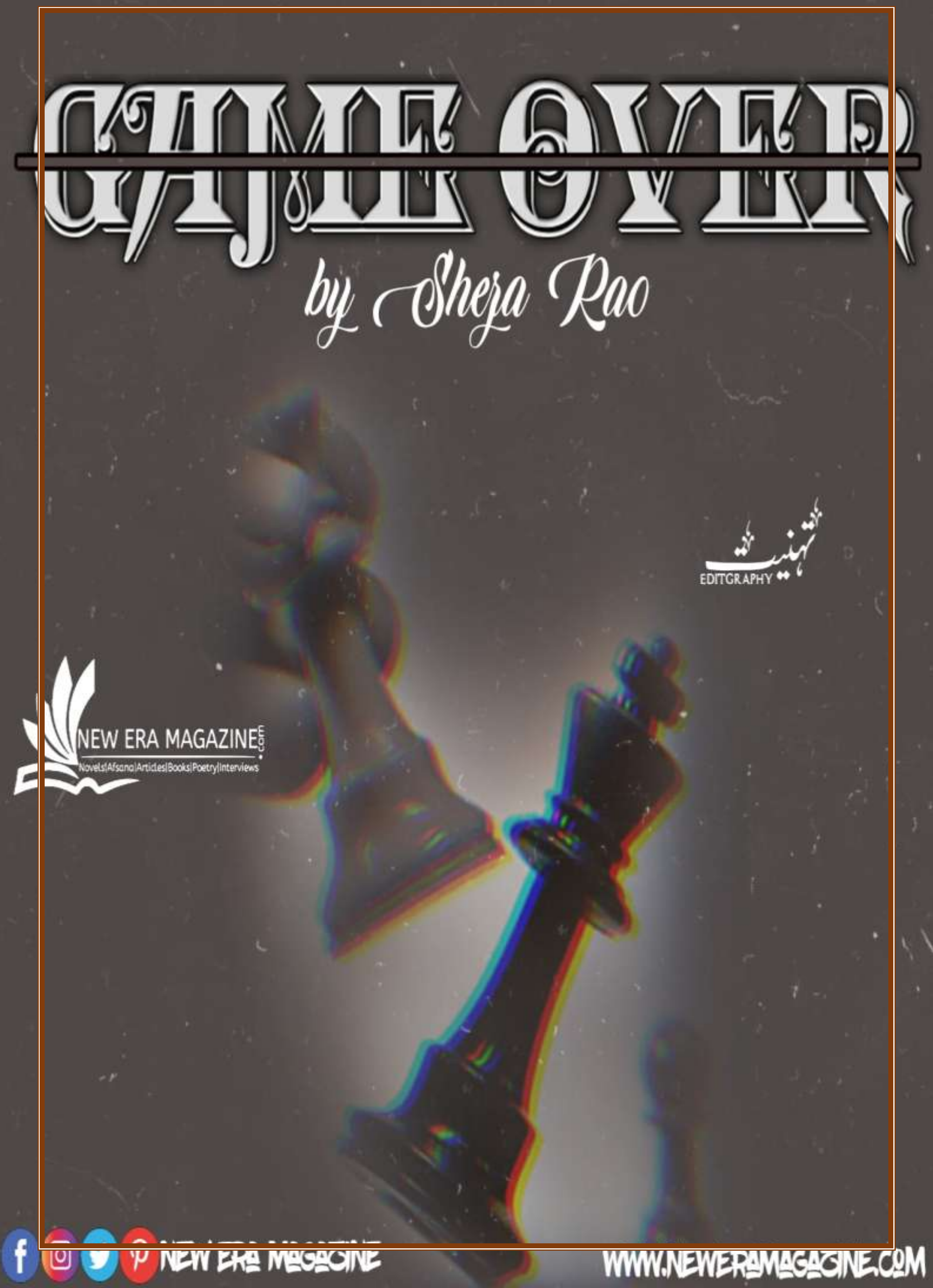

GAME OVER
by Sheza Rao
تہنیت
EDITGRAPHY
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
NEW ERA MAGAZINE
WWW.NEWERAMAGAZINE.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیم اوور

از شیز اراؤ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

محر اتنی جلدی ہار مت مانو۔۔۔چلو اٹھو۔۔۔چلو۔۔۔

حیدر نے محراب کے آگے ہاتھ بڑھایا کہ وہ اس کا ہاتھ تھامے کھڑے ہوجائے۔۔تراب نے بغور حیدر کا چہرہ۔۔پھر بڑھا ہواہاتھ دیکھا۔۔۔اب وہ محراب کا ردِعمل دیکھنا چاہتا تھا۔کہیں نہ کہیں اسے دلچسپی ہوئی۔۔

سفید ڈوپٹے کو اپنے چہرے کے گرد پھیلائے سکارف کی صورت میں۔۔محراب نے حیدر کی بات تحمل سے سنی پھر لمبی سانس کھینچی اور حیدر کا ہاتھ بنا تھامے خود ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور آگے چلنے لگی۔۔

حیدر مسکرایا۔۔محراب کے اس انداز سے جبکہ تراب کو بھی محراب کا یہ انداز پسند آیا۔ابھی چند قدم ہی تینوں آگے بڑھے ہوں گے کہ کچھ دور سے کافی آوازیں آنے لگی۔۔۔

کسی آدمی کے دھاڑنے کی آواز جیسے وہ کسی پر بہت بری طرح غصہ کر رہا ہےپھر جیسے نسوانی آواز آئی۔۔محراب شاک کی حالت میں رُک گئی۔ وہ آواز رابیل کی تھی جو کہ رورہی تھی۔۔۔

تینوں بھاگے۔۔۔تیز دوڑتے چلے گئے اور آواز کے تعاقب میں ایک گلی سے روڈ کی جانب آگئے۔۔۔جہاں تینوں ایک مین روڈ چھوڑ کر دوسرے

میں کھڑے تھے۔۔ایک وجود زمین پر پڑا تھاجبکہ ایک لڑکی اس وجود پر جھکی اسے بدحواسوں سے ہلارہی تھی۔۔۔

جب تک تراب،حیدر اور محراب ان تک پہنچے۔۔ایک ٹرک لڑکی کے اوپر سے گزر کر چلا گیا۔اور تینوں نقاب پوش آدمی وہاں سے ایک گاڑی میں فرار ہوگئے۔

تراب اور حیدر نے پیچھا کیا۔۔۔نمبر پلیٹ پڑھنی چاہی۔۔پر ناکام ہوگئے۔۔ محراب سُن کھڑی تھی۔۔۔وہ دو وجود رابیل اور زویا کے تھے۔۔

دیکھو۔۔رابیل اور زویا۔۔تم دونوں۔۔۔ایسے نہیں جاسکتی۔۔۔مجھے اس طرح چھوڑ کر۔۔۔ایسا مذاق مت کرو۔۔۔میں مرجاؤں گی۔۔پلیززززز۔۔۔۔

محراب دونوں کو پکڑی رو رہی تھی۔۔۔وہ سنسان روڈ پر نیچے بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔زویا کا چہرہ کسی نوکیلی چیز مارکر زخمی کیا گیا تھا جبکہ رابیل کا بھی یہی حال تھا۔۔۔دونوں بے جان سی زمین پر پڑی تھی۔۔۔ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے۔۔۔دونوں اگلے جہاں کی سیر کو ایک ساتھ نکل گئی تھی۔۔۔تراب اور حیدر پولیس اور ایمبولینس کو کال کررہے تھے۔۔۔

وہ دلخراش چیخ رہی تھی۔۔رو رہی تھی۔۔۔سِسک رہی تھی۔۔حیدر نے

بھی اپنی آنکھوں کو درد سے میچا اور تراب۔۔۔وہ چُپ چاپ کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔اس نے اپنی زندگی میں بہت سے لوگوں کو مرتے دیکھا۔۔ہر عمر کے انسان کی لاش دیکھی۔۔۔بلکہ کچھ ایسی لاشیں بھی دیکھی۔۔۔جو کہ کافی بے دردی سے کُچلی،نوچی یا جلائی گئی ہو۔۔۔اب تو تراب کو یہ سب ایک عام سی بات لگنے لگی تھی۔۔۔اس لیے وہ پُر سکون سا کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔

ان دو وجود کے پاس شال یا ڈوپٹہ نہ تھا۔۔۔بال بکھرے الجھے تھے، چہرے زخمی اور کپڑوں پر جابجا خون لگا تھا۔۔۔محراب نے جلدی سے اپنی شال کندھوں پر سے ہٹا کر دونوں پر ڈالی۔۔اور انہیں اچھے سے کور کرنے لگی۔۔اچانک سے رابیل نے اذیت سے بمشکل لمبا سانس کھینچا تینوں چونکے۔۔۔

رابیل۔۔۔را۔۔۔بیل۔۔اس۔۔اس نے سانس لی ہے۔۔۔یہ زندہ ہے۔۔۔ محراب نے بے یقینی سے کہا۔۔۔تراب نے نیچے جھک کر کلائی چیک کی تو اسے نبض چلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

ایمبولینس کو آنے میں وقت لگے گا۔۔۔ہم دونوں کو گاڑی میں ہی لے چلتے ہیں۔۔

تراب نے کہا۔۔۔پھر دونوں کو گاڑی کی بیک سیٹ پر محراب کی مدد سے رکھا۔۔۔محراب دونوں کو پکڑے بیٹھ گئی۔۔۔اب گاڑی ہسپتال کی جانب روا تھی۔۔۔

سر جی کام ہوگیا۔۔۔ہے۔۔۔لڑکیاں کافی ہوشیار تھی۔۔۔پر ہم نے جلد ہی دونوں کو ختم کردیا۔۔۔

ایک آدمی گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھا موبائل پر بات کررہا تھا۔۔۔جبکہ اس کے دو ساتھی آگے براجمان تھے۔۔۔موبائل کی دوسری طرف بیٹھے شخص کو سکون ملا یہ سن کر۔۔۔اس نے کچھ کہا۔۔۔

ہاں سر جی۔۔۔بے فکر ہوجاؤ۔۔۔سب ثبوت مٹا دیئے ہیں۔۔۔کچھ باقی نہ چھوڑا۔۔۔پن ڈرائیو مل گئی تھی ہمیں۔۔۔اور موبائل توڑ دیئے تھے۔۔۔اور تو کچھ نہ ملا۔۔۔جس میں ویڈیو سیف ہوسکے۔۔۔جی۔۔۔ لڑکیوں کو مارا اس طرح ہے کہ جیسے ایکسیڈنٹ ہوا ہو۔۔۔

آسی نے ہنس کر کہا۔۔۔آگے بیٹھے دونوں آدمی بھی ہنس دیئے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں گاڑی ہسپتال کے آگے رکی۔۔۔تو حیدر اور تراب جلدی سے گاڑی پر سے اترے۔۔۔۔ہسپتال کا عملہ آیا اور فورا اسٹیچر پر زویا اور رابیل کو لے کر جانے لگے۔۔۔محراب بھی ان کے پیچھے جانے لگی۔۔۔سوجی بھوری آنکھیں،سرخ تیکھی ناک اور سفید ڈوپٹے کے حالے میں گھبرایا ہوا معصوم چہرہ۔۔۔

وہ ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔جو اپنی کسی چیز کے کھونے کے ڈر سے سہمی ہوئی تھی۔۔۔اپنی ہڑبڑاہٹ میں وہ اسٹیئرس پر صحیح سے پاؤں نہ جما سکی۔۔۔اور پھسل گئی۔۔۔سر نوکیلی اسٹیئرس پر جا ٹکرایا۔۔اور وہ نیچے پیٹ کے بل زمین پر گر گئی۔۔۔سر سے خون بہنے لگا اور اسکارف کھل گیا۔۔۔آس پاس لوگ جمع ہونے لگے۔۔۔پیچھے کی طرف سے تراب اور حیدر بھی اس طرف لپکے۔۔

محراب کو اپنے اردگرد سرگوشیاں سنائی دینے لگی۔۔۔اسے حیدر اور تراب کی جھلک نظر آئی۔۔۔جو اس پر جھکے اس کا گال تھپتھپارہے تھے۔۔۔لیکن محراب کسی کی طرف متوجہ نہیں تھی۔۔وہ ہنوز گال زمین پر ٹکائے۔۔ آنکھیں وہی جمائی ہوئی تھی۔۔۔جہاں سے دونوں کو اسٹیچر پر لے جایا گیا تھا۔۔۔وہ ساکن سی آنکھیں ٹکائے ہوئی تھی۔۔۔پھر درد کی ایک لہر

www.neweramagazine.com

اٹھی تو اس کی آنکھیں بند ہونے لگی۔۔دل سے ایک آہ نکلی کہ۔۔۔۔
(اے اللہ۔۔۔میں اب اور رشتوں کو کھونے کی ہمت نہیں رکھتی۔۔۔)
پھر اس کا دماغ ماؤف ہوا۔۔اور وہ بے ہوش ہوگئی۔۔۔

محراب کو ہوش آگیا تھا۔۔وہ آہستگی سے آنکھیں کھولنے لگی۔۔۔دماغ نے آہستہ آہستہ کام کرنا شروع کیا۔۔سب یاد آنے لگا۔۔۔
شادی۔۔رابیل اور زویا۔۔۔نکاح۔۔گمشدگی۔۔۔موبائل۔۔تینوں انجان نقاب پوش آدمی۔۔رابیل کا سانس لینا۔۔۔ہسپتال۔۔۔پھر اندھیرا۔۔۔۔
محراب نے سر پر ہاتھ رکھا۔۔تکلیف سے۔۔اور درد سے آنکھیں میچی نظر کمرے میں ڈالی تو اپنے آپ کو بیڈ پر پایا۔۔دیکھنے میں کمرہ ہسپتال کا تھا۔۔

محر۔۔۔میری جان۔۔طبیعت کیسی ہے۔۔تمہاری۔۔۔؟درد تو نہیں ہورہا تمہیں۔۔۔؟

اپنے پاس جانی پہچانی آواز پر محراب نے سر بائیں جانب موڑا۔۔تو نور کو کھڑا پایا۔۔۔جن کی آنکھیں رونے کی شدت سے لال تھی۔۔اپنے قریب کسی اپنے کو دیکھ کر محراب کی آنکھیں چھلک گئی اور وہ اٹھتی نور سے

لپٹ کر رونے لگی۔۔۔نور نے اسکی پیٹھ سہلائی۔۔تراب اور مدھت آراء نے اندر آتے وقت یہ منظر دیکھا۔۔۔

اموجان۔۔۔۔وہ۔۔رابیل۔۔؟

محراب نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

بیٹا۔۔۔۔تم دعا کرو۔۔۔بس۔۔۔

نور نے نم آواز سے کہا۔۔محراب بیڈ سے اٹھنے لگی۔

میرا خیال ہے۔۔۔محراب بیٹا۔۔آپ کو تھوڑا آرام کرلینا چاہیے۔۔

مدھت آراء نے پیار سے کہا۔۔پر محراب اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

مس محراب۔۔۔آپکی چوٹ۔۔

تراب نے روکنا چاہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔مجھے۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے بس رابیل کو دیکھنا ہے۔۔

محراب نے ضدی انداز سے کہا۔۔نور اور مدھت آراء نے اشارہ کیا تراب کو کہ وہ اپنی نگرانی میں محراب کو رابیل کے پاس لے جائے۔۔

تراب محراب کو رابیل کے پاس لے آیا۔۔محراب روم میں داخل ہوئی سامنے بیڈ پر رابیل کو پایا۔جو آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔منہ میں آکسیجن ماسک۔۔۔ہاتھ میں ڈرپ۔۔۔سر پر پٹی۔۔اور ایک پاؤں میں پلاسٹر۔۔۔ رابیل ہر طرف سے موت کے شکنجے میں تھی۔محراب یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔

میں نا۔۔۔اپنی سالگرہ والے دن۔۔۔پتہ ہے کیا مانگوں گی۔۔۔؟
معصوم سی لال گالوں والی چھوٹی رابیل نے محراب کے کان میں خوشی سے سرگوشی کی۔۔گیارہ سالہ محراب نے حیرانگی سے آنکھیں پٹپٹائی۔۔وہ دونوں چھت پر جاتی سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔۔نظر سامنے چمکتے چاند پر تھی۔۔۔جو پورے آب و تاب سے ہر طرف روشنی بکھیر رہا تھا۔۔۔

میں اپنے امی اور ابو مانگوں گی۔۔۔۔

تھوڑی تلے ہاتھ رکھے رابیل کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی۔ محراب نے حیرانگی سے رابیل کو دیکھا۔۔ہم عمر ہونے کے باوجود محراب کو رابیل سے زیادہ عقل تھی۔۔شاید ماضی میں ہونے والے حادثے نے محراب کو سمجھدار کردیا تھا۔۔یا پھر اس کی شخصیت ہی ایسی تھی۔۔

کس۔۔۔۔سے۔۔؟

محراب نے چونکتے ہوئے کہا۔۔تو رابیل پر سرار انداز سے مسکرائی۔۔

اللہ تعالیٰ۔۔۔سے۔۔۔

رابیل نے رازدارانہ انداز سے کہا۔۔محراب چپ ہوگئی۔

اموجان کہتی ہے کہ۔۔۔جب بھی اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مانگو نہ تو وہ مل جاتا ہے۔۔۔تو میں دعا کروں گی کہ امی اور ابو مل جائے۔۔۔

رابیل نے خوشی سے کہا۔۔

لیکن ہم سب کے پاس تو امو جان اور ابو جان ہے نا(نور کے شوہر جب زندہ تھے)۔۔تو پھر تمہیں کیوں چاہیے۔۔۔امی اور ابو۔۔۔؟

محراب نے مایوسی سے کہا۔۔۔تو رابیل کا چہرہ بجھ گیا۔

نہیں۔۔۔مجھے اپنے امی اور ابو چاہیے۔۔۔جو صرف میرے ہو۔۔جو صرف میرے ساتھ کھیلیں اور ہمیشہ مجھے ہی پیار کرے۔۔۔کسی اور کو نہیں۔۔

رابیل نے ناک چڑھا کر کہا۔۔محراب نے زیادہ بات نہیں کی اور وہ پھر چپ ہوگئی۔۔

جب نور تک یہ بات پہنچی تو انہیں اندازہ ہوگیا کہ رابیل زویا سے

جیلیسی کرتی ہے کیونکہ آر فینج میں نئے آنے کی وجہ سے زویا کو نور اور ان کے شوہر زیادہ توجہ دیتے تھے۔۔جس کی وجہ سے رابیل زویا کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔نور کو باآسانی اس مسئلے کا حل مل گیا۔۔۔تو اس نے رابیل کی دوستی زویا سے کروائی(جو کہ کافی مشکل مرحلہ تھا پر۔۔۔۔)

آخرکار وہ کامیاب ہو ہی گئی۔۔لیکن ان دونوں کی دوستی سے جہاں کچھ فائدہ وہی کچھ نقصان بھی۔۔۔اور وہ یہ کہ اب رابیل اکیلی کچھ کارستانی کرتی نظر نہیں آتی بلکہ ساتھ میں اب زویا بھی پیش پیش ہوتی۔۔۔کبھی مٹی سے کھیلتی۔۔۔تو کبھی کوئی بلی یا کتا اٹھا لاتی اور اس کو چھُپ کر نہلا رہی ہوتی۔۔۔تو کبھی لان میں لگے پودوں کا ستیاناس کررہی ہوتی۔۔۔ (یعنی ہر غلط کام ہی کرتی۔۔۔)نور کو جب بھی معلوم پڑتا تو ہنس دیتی اور پیار سے سمجھا دیتی۔۔۔پر اگلے دن پھر کچھ نیا دیکھنے کو ملتا۔۔۔

رابیل کی آنکھیں آہستگی سے کھلنے لگی تو محراب اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔دل میں جیسے سکون سا آتر آیا۔۔۔لیکن جب رابیل کی سانس لینے میں دشواری کو دیکھا تو گھبرا گئی۔۔۔

میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں ذرا۔۔۔۔

تراب نے کہا تو محراب نے چونک کر اسے جاتے دیکھا۔۔(یہ شخص ابھی

تک یہی پر کھڑا تھا۔۔۔؟)تراب باہر کی جانب گیا۔

رابیل۔۔۔تم بس تھوڑا صبر کرو۔۔۔ابھی ڈاکٹر آرہے ہے۔۔۔

محراب نے تسلی دی۔۔۔رابیل نے ہڑبڑاہٹ میں ماسک اتاردیا۔۔۔

رابیل اسے نہیں۔۔۔اتارو۔۔۔۔

محراب نے آگے بڑھ کو ماسک لگانا چاہا۔۔۔پر رابیل نے سختی سر ناں میں ہلایا۔۔۔وہ کچھ منہ سے بولنا۔۔۔چاہ رہی تھی۔۔۔پر سانس اکھڑنے کی وجہ سے بول نہیں پارہی تھی۔۔۔۔چہرے پر خوف طاری تھا۔۔۔ محراب بے بسی سے کھڑی تھی۔۔۔پھر اچانک جیسے رابیل نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔جیسے اس نے اپنی حالت سے ہار مان لی ہو۔۔۔اور بے بسی سے آنکھیں میچی بند آنکھ سے آنسو گرا۔۔محراب نے اسکی بے بسی بخوبی نوٹ کی۔۔

یار شیری یہ ابھی تک سیم کیوں نہیں آئی۔۔۔؟

فنرا نے بے چینی سے شیری کو کہا۔۔جو پر سکون سا کتاب پر نظریں جمائے پڑھنے میں مصروف تھا۔۔۔وہ اس وقت کینٹین میں بیٹھے تھے۔۔۔

شیری میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔

فنزا جھنجھلائی۔۔۔شیری متوجہ ہوا۔۔

ہمیں۔۔۔کیا معلوم۔۔کہ وہ کیوں نہیں آئی۔۔۔؟

شیری نے معصومیت سے ناک پہ دھری عینک پیچھے کی طرف دھکیلی۔۔

تو بدھو۔۔۔پتہ ہونا چاہیئے نا۔۔۔

فنزا نے چڑ کر کہا۔۔۔شیری الجھا۔۔۔

لو بھلا۔۔۔ہم کیا سیم جی کے کوئی باڈی گارڈ ہے۔۔جو ہمیں سب پتہ ہوگا کہ وہ کب۔۔کہاں۔۔۔آتی جاتی ہے۔۔۔؟

شیری نے بدمزا ہوکر کہا۔۔۔اور دوبارہ سر کتاب میں جھکالیا۔

السلام وعلیکم۔۔۔۔

سیم کی پرجوش آواز پر دونوں متوجہ ہوئے۔۔۔

ہائے اللہ سیم۔۔۔یہ کیا کردیا۔۔تم نے اپنے بالوں کے ساتھ۔۔۔؟

فنزا صدمے سے بولی۔۔جبکہ شیری بھی شوک ہوگیا۔۔سیم نے کندھے اچکائے۔۔اور کرسی گھسیٹ کر دونوں کے بیچ میں بیٹھ گئی۔۔

لانگ وائٹ ٹی شرٹ،بلیو جینز پر ڈینم جیکٹ لیےاور بھورے کندھوں سے تھوڑا اوپر تک کٹے بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔اسے ایک بگڑا لڑکا بنا رہے تھے۔۔وہ اب ایک لڑکا لگ رہی تھی۔۔اپنے بالوں کی وجہ سے۔۔

بس۔۔۔میرا دل چاہ رہا تھا۔۔۔

سیم نے عام انداز سے کہا۔۔

پر آپ کے بال تو اتنے پیارے تھے۔۔۔۔

شیری نے بھی صدمے سے کہا۔۔

بس۔۔میں نے کٹوا دیئے نا۔۔بات ختم۔۔۔اب اور کچھ نہیں پوچھنا بالوں کے متعلق۔۔۔جب سے آئی ہوں۔۔آدھا یونی پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔

سیم نے چڑ کر کہا تو دونوں چپ ہوگئے۔۔

ویسے۔۔۔لگ تو۔۔تم رہی ہو۔۔ایک کیوٹ سا لڑکا۔۔۔ہائے کاش۔۔اگر تم لڑکا ہی ہوتی نا۔۔۔تو میں تم سے ہی شادی کرتی۔۔۔۔

فنرا نے سیم کے ماتھے پر پڑے بالوں کو ہاتھ سے بگاڑا۔۔سیم نے سر پیچھے کیا۔۔

تم سے ہی شادی کرتی۔۔۔۔

سیم نے فنزا کی نقل اتاری۔۔۔

معاف کرو بھئی۔۔۔ایسی پھوہڑ بیوی سے تو۔۔اچھا ہے کہ میں ایک لڑکی ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔

سیم نے اپنے کان پکڑے توبہ کی۔۔۔شیری ہنسنے لگا۔۔فنزا نے بدمزا منہ بنایا۔

میں نا تم لوگوں کے لیے کچھ لائی ہوں۔۔۔

سیم نے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ میں ہاتھ ڈالا۔۔۔فنزا اور شیری دلچسپی سے متوجہ ہوئے۔

ہاں۔۔یہ دیکھو۔۔۔کیسی لگی دونوں۔۔۔؟

سیم نے اندر سے دو جیکٹز نکالی جو بلکل سیم کی جیکٹ جیسی تھی۔۔۔جو اس نے پہنی ہوئی تھی۔۔۔بس بیک پر ایک کے فنزِی۔۔لکھا تھا۔۔تو دوسری جیکٹ کے بیک پر شیری۔۔جبکہ سیم کی جیکٹ پر سیم لکھا تھا۔۔

یہ میں نے بنوائی ہے۔۔۔اب تم دونوں پہنو۔۔اسے۔۔۔

سیم نے جیکٹ دونوں کو پکڑائی۔۔۔فنزا خوشی سے لانگ فروک کے اوپر جیکٹ پہننے لگی۔۔جبکہ شیری نے نہیں پہنی۔

شیری۔۔۔پہنو نا۔۔۔

سیم نے منت کی۔۔شیری منع کرنے لگا۔

ارے بھئی۔۔۔پہن لو نا۔۔۔میں اتنے پیار سے لائی ہوں۔۔۔۔

سیم نے کہا تو شیری نے جھجکتے ہوئے ڈھیلی چیک شرٹ کے اوپر پہن لی۔۔سیم مسکرائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے۔۔۔وری۔۔۔۔

جانی پہچانی آواز پر تینوں نے گردن گھمائی تو ایک لڑکے کو کچھ دوری پر کھڑا پایا۔۔

بلیک جینز پر بلیک ہوڈ ٹی شرٹ میں ملبوس۔۔نیلی چمکتی شاطر آنکھیں۔۔ کسرتی بازو۔۔جیسے ان کو بنانے میں کافی محنت کی گئی ہو۔۔اور چہرے پر جان لیوا مسکراہٹ۔۔(جس کو دیکھ کر ہر لڑکی آگے پیچھے پھرنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔۔)یہ ہے میکال مصطفی۔۔مشہور سیاستدان کا ٹھرکی بیٹا۔۔۔جو ہر نئی لڑکی کے ساتھ گھوم پھر رہا ہوتا ہے۔۔اور اپنی دھوکے باز

مسکراہٹ سے ہر لڑکی کو پھانس لیتا ہے۔۔

اس لیئے سیم نے اسکا نام پلے بوائے رکھا تھا۔۔اور اسے سنی کے بعد دوسرے نمبر پر اس شخص سے شدید قسم کی نفرت تھی۔۔۔جو کہ وہ لفظوں میں قطعی بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔اس کے لئے سیم کو میکال کا سر چاہیے تھا۔۔۔جسے وہ توڑ پھوڑ کر اپنی نفرت کا باآسانی مظاہرہ کرسکتی تھی۔۔۔۔(خیر۔۔۔)

یہ پلے بوائے۔۔ادھر کیا کررہا ہے۔۔۔آج کوئی لڑکی نہیں ملی کیا۔۔۔ جس سے یہ فلرٹ کرسکے۔۔۔؟

فنزا نے سیم اور شیری کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔میکال شان سے چلتا آن تک پہنچا۔۔

یو لک۔۔۔سو پریٹی۔۔۔

میکال نے مسکراہٹ سجائے کہا۔۔سیم پھر بھی فنزا اور شیری کی طرف متوجہ رہی۔۔میکال بھی پیچھے رکھی ٹیبل کی خالی کرسی کھسکا کر شیری اور سیم کے بیچ میں لگائے بیٹھ گیا۔۔۔(بڑا ہی کوئی ڈھیٹ آدمی ہے۔۔۔۔)

اور پھر۔۔۔کونسے ریسٹورنٹ میں ڈنر کروں گی آج تم۔۔۔؟

میکال نے مسکرائے کہا۔۔سیم جو کینٹین سے خریدے گئی نوڈلز کو کھا رہی تھی۔۔وہ رکی اور حیرانگی سے آنکھیں چندھی کرے برابر بیٹھے نمونے کو دیکھنے لگی۔۔۔اسے میکال کی عقل پر تھوڑا شبہ ہوا۔۔

میں کیوں تمہارے ساتھ ڈنر کروں گی۔۔۔۔؟

سیم نے چڑ کر کہا۔۔۔میکال نے قہقہہ مارا۔۔

ظاہر ہے۔۔۔ہماری جلد شادی جو ہونے والی ہے۔۔۔۔

میکال نے کندھے اچکائے۔۔مسکراہٹ تو چہرے پر چپکی ہی رہی۔۔فنزا اور شیری نے حیرانگی سے سیم کو دیکھا۔۔۔سیم سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

ویل۔۔۔۔تم لو برڈز میں آجانا ڈنر کیلیئے۔۔وہاں کے نوڈلز ٹرائے کرنا۔۔ بہت زبردست ہوتے ہے۔۔۔

میکال نے اٹھتے کہا۔۔۔

اور اب ان بالوں کو اور نہیں کٹوانا۔۔۔مجھے نہیں پسند۔۔۔دوسری بات کہ تم آج رات ریڈ کلر پہن کر آنا۔۔۔مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔

میکال نے وہی طنزیا مسکراہٹ دوبارہ اچھالی اور آگے چل دیا۔۔

(میری سمجھ سے باہر ہے یہ لڑکی۔۔۔اس لیے جلد ہی لڑکی کو اپنے گھر کا کردو۔۔۔ورنہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ عام لڑکیوں کی طرح وہی شادی کرے گی جہاں ہم کہیں گے۔۔۔)ذہن میں پرانی بات گونجی۔۔

تو ماما پاپا نے مجھ سے میری ہی شادی کے متعلق پوچھنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

سیم سن بیٹھی سوچنے لگی۔۔پھر اچانک میکال کی مسکراہٹ اسکے ذہن میں تو وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ایک ہاتھ میں نوڈلز کی پلیٹ جبکہ دوسرے میں ریڈ سوس لیے وہ اشتعال سے آگے بڑھی۔۔

میکال۔۔۔

اپنے پیچھے سیم کی نرم آواز پر میکال نے مڑ کر دیکھا۔۔تو سیم نے آگے بڑھ کر نوڈلز کی پلیٹ اس کے منہ پر چھاپ دی۔۔اردگرد بیٹھے سب لوگ حیرانگی سے منظر دیکھنے لگے۔۔پھر سیم نے دوسرے ہاتھ میں موجود سوس کی بوتل کو کھول کر اس کے بالوں پر الٹ دی۔۔جو اس کے بالوں سے گر کر چہرے پر پھیل گیا۔

مجھے نا۔۔۔یہاں کے ہی نودلز بڑے پسند ہے۔۔۔تو تمہیں کیسے لگے؟

اچھے ہے نا۔۔۔؟اور ہاں مجھے لڑکوں کے بال لال رنگ کے پسند ہے یونو کول اسٹائل۔۔۔

سیم نے مسکرا کر کہا۔۔

ارد گرد موجود سب ہنسنے لگے۔۔میکال کا چہرہ دیکھ کر۔۔۔جو کہ کافی مضحکہ خیز دکھ رہا تھا۔۔۔پلاسٹک کی پلیٹ نیچے گر گئی تھی۔۔۔منہ پر کچھ نوڈلز چپک گئے تھے۔۔۔جبکہ ریڈ سوس نے اس کے بالوں کا نقشہ بدل دیا تھا۔۔۔اور میکال۔۔۔وہ بس ہونقوں کی طرح کھڑا تھا کہ اس کے ساتھ سیم نے یہ سچی میں کیا ہے۔۔۔؟سیم مڑ کر جانے لگی۔۔پھر کچھ یاد آنے پر رکی۔

اور ہاں۔۔۔کسی اور کو لیکر جانا۔۔لو برڈز میں اوکے۔۔۔

سیم نے طنزیا مسکراہٹ چہرے پر سجائے میکال کو کہا۔۔۔اور آگے اپنی ٹیبل پر جاکر پرسکون سی ہوکر بیٹھ گئی جہاں فنزا اور شیری منہ کھولے اسکی پوری کاروائی دیکھ رہے تھے۔

آج ہال میں تھوڑی خاموشی تھی۔۔۔کیونکہ کیس ہر موڑ پر الجھتا جا رہا

تھا،تراب کو ان دو انسانوں کی تلاش تھی جو کہ مرڈر کے وقت جا وقوع پر موجود تھے۔۔

وہ چیئر پہ ٹیک لگائے بیٹھا۔۔۔کیس کی باریکیوں پر غور کررہا تھا۔۔۔جبکہ میز کے سامنے کرسی پہ بیٹھی فاطمہ لیپ ٹاپ کو کھولی۔۔۔اس پر جھکی مصروف تھی۔۔۔

سر ہمیں۔۔گاڑی سے سب چیزیں ملی ہے۔۔۔

علی زارون اور عائشہ ہال میں داخل ہوئے۔۔۔اپنے ہاتھوں میں کچھ چیزیں لیئے۔۔۔اور انہیں لاکر میز پر رکھا۔۔تراب سیدھا ہوا۔۔

یہ چھوٹی سی ڈسٹ بین،کچھ بلز اور یہ ایک انگوٹھی۔۔۔

زارون نے سامان دکھایا۔۔تو تراب نے چونک کر سب پر نظر ڈالی۔۔

سر یہ انگوٹھی۔۔۔شاید اس چوتھے شخص کی ہو۔۔تو یہ ایویڈینس ہوا۔۔ جبکہ ڈسٹ بین سے یہ کچھ ریسٹورینٹ اور مارٹ کے بل ملے ہیں۔۔۔۔ جن میں سے یہ ایک بل۔۔۔۔

عائشہ نے بِل دکھایا جو کسی مشہور ریسٹورنٹ کا تھا۔۔۔

مرڈر کی رات کا ہی ہے۔۔۔۔پر ٹائمنگ اس میں بارہ بج کر بیس منٹ

لکھی ہوئی ہے۔۔۔۔

عائشہ نے کمپوٹرائزڈ بل دکھایا۔۔۔جس میں ڈیٹ اور ٹائمنگ لکھی تھی۔۔

ہم چوتھے شخص کے بلکل قریب پہنچ گئے ہیں۔۔۔۔

تراب نے سراہا۔۔

شاہد اور فرحان کا کچھ معلوم ہوا۔۔۔؟

تراب کو یاد آیا تو پوچھا۔۔۔

سر شاہد ان کی کنسٹرکشن کمپنی میں کام کرنے والا ایک ملازم ہے۔۔۔ جبکہ فرحان ایک کونٹریکٹر ہے۔۔۔جس کی ایک الگ کنسٹرکشن کمپنی ہے۔۔۔۔لیکن وہ ان تینوں کا دوست ہے۔۔۔۔

فاطمہ نے کہا۔

چلو پھر ہم ریسٹورنٹ جاتے ہیں۔۔۔اس چوتھے شخص کی تلاش میں۔۔۔ ریسٹورینٹ بڑا ہے تو ضرور کیمرے بھی لگے ہوئے ہونگے۔۔۔۔اور تم دونوں فاطمہ اور عائشہ۔۔۔ان تینوں وکٹمز(مرنے والوں)کی کمپنی کو چیک کرو۔۔۔کہ یہ صرف ایلیگل پراپرٹی پر قبضہ کرنے کے علاوہ اور کوئی

ایلیگل کام تو نہیں کرتے۔۔۔۔

تراب نے کہا اور زارون علی کو لیے باہر بڑھ گئے۔۔

میں ہوں۔۔۔شانزے۔۔۔شانزے علی۔۔۔ایک زندگی سے بھرپور لڑکی۔۔۔جس کی عمر بیس سال ہے۔۔میرا ماننا ہے کہ اگر پوری دنیا میں خوش نصیب لڑکیوں کے نام کی لسٹ بنائی جائے۔۔۔تو مجھے پورا یقین ہے کہ۔۔۔اس لسٹ میں میرا نام بھی شامل ہوگا۔۔۔۔کیونکہ کیا ہے نا۔۔۔زندگی جب خوبصورت راستوں پر چلے نا تو پھر۔۔۔ہر چیز میں انسان اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھنے لگ جاتا ہے۔۔ہر چیز پیاری۔۔۔اور سب سے الگ ہو جاتی ہے۔۔۔خیر۔۔۔میں اپنے خاندان کی اکلوتی لڑکی ہوں۔۔۔۔(ہے نا زبردست بات۔۔۔)تو اسی وجہ سے لاڈلی بھی ہوں۔۔۔(اپنے چاچو کی۔۔۔۔)اپنے خاندان کا تعارف کراؤں۔۔۔تو علی اور رضا۔۔۔دو بھائی۔۔ایک میرے پاپا تو ایک میرے چاچو۔۔۔ویسے تو میں دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکیوں میں اپنے آپ کو شمار کرتی ہوں لیکن۔۔دنیا کی نظر میں،میں ایک مظلوم اور یتیم لڑکی ہوں۔۔۔کیونکہ میرے والدین۔۔میرے پیدائش کے چند دنوں بعد ہی ایک ساتھ اللہ

کے پاس چلے گئے۔۔پر۔۔۔میں پھر بھی خوش ہوں اپنی زندگی سے۔۔۔ کیونکہ میرے چاچو نے کبھی مجھے میرے ماں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔

وہ ایسے شخص ہے میری زندگی میں۔۔جنہوں نے سب سے بڑھ کر مجھے پیار دیا۔۔جس کی وجہ سے میشا چاچی(رضا کی بیوی)اور انکا بیٹا فرحان (عجیب سڑو سا۔۔)دونوں بچپن سے مجھ سے خار کھاتے آئے ہیں۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ میں ایک بدتمیز،منہ پھٹ اور چڑیل لڑکی ہوں۔۔۔جو ان کے حق میں ڈاکا ڈالے بیٹھی ہوں۔۔۔لیکن مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔۔۔؟اور ان کا رویہ۔۔میرے ساتھ کیسا ہے۔۔؟

چونکہ چاچو بزنس کرتے ہے تو مجھے کبھی اپنی خواہشوں سے پیچھے نہیں ہٹنا پڑا۔۔میری زندگی ایک فیری ٹیل جیسی زندگی تھی۔۔جس میں،میں اگر دل میں کسی چیز کی چاہ کروں۔۔تو وہ فورا حاضر ہوجائے۔۔۔کسی چیز کی خواہش کرکے آنکھیں موند لو۔۔تو اگلے دن وہ چیز میرے بیڈ پر۔۔۔ میرے سرہانے رکھی ملتی۔۔۔

میں اپنی اسی ایک چھوٹی سی لائف میں خوش ہوں۔۔۔جہاں میں،میری

خواہشیں اور چاچو ہیں۔۔مجھے اللہ سے کسی بھی قسم کا شکوہ نہیں ہے کہ میرے والدین جلدی چلے گئے۔۔مجھے چھوڑ کر۔۔کیونکہ ماں باپ کے خالی خانے کو چاچو نے آکر بھر دیا تھا۔۔وہ میرے آئیڈیل ہے۔۔

شانزےےے۔۔۔۔

بوا کی آواز پر شانزے نے ڈائری میں جھکا سر اٹھایا۔۔براؤن گھنگریالے بال کمر پر بکھرے۔۔تیکھی ناک پر چمکتی سونے کی بالی،بھوری چمکتی ذہین آنکھیں۔۔شانزے مسکرائی۔۔۔اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔بوا کمرے میں داخل ہوئی۔۔

بیٹا۔۔بڑے صاحب آگئے ہے۔۔۔۔

بوا نے کہا اور کمرے کی بکھری حالت کو درست کرنے لگی۔۔۔شانزے نے سنا تو فورا کمرے سے دوڑی باہر کی جانب۔۔۔سیڑھیاں اتر کر سامنے اپنے جان سے عزیز چاچو کو دیکھا۔۔۔جو تھکا چہرہ لیے لاونج میں رکھے صوفے کی پشت پر سر گرائے بیٹھے تھے آنکھیں موندے۔۔

شانزے مسکراتی دھیمے قدموں سے چلتی سائٹ پر سے کچھ مشین ہاتھ میں لی اور رضا تک آئی۔۔۔پھر نیچے جھک کر رضا کے دونوں پاؤں سے

جوتے نکالے اور موزے اتارنے لگی۔۔۔رضا چونکے۔

اوہ۔۔۔گڑیا کیا کررہی ہو۔۔۔؟

رضا نے گھبراتے ہوئے کہا اور دونوں پاؤں پیچھے کی جانب کیے۔۔۔
شانزے نے پھر بھی زبردستی دونوں پاؤں سے موزے اتارے پھر پاؤں کو مساجر میں پانی میں ڈال دیئے۔۔اور بٹن آن کردیا۔۔جس سے مساجر پاؤں کا مساج کرنے لگا۔

اب آپ کی ساری تھکن منٹوں میں اُڑ جائے گی۔۔۔۔

شانزے نے خوش ہوکر کہا۔۔رضا مسکرائے۔۔

میری گڑیا۔۔۔میرے بارے میں اتنا سوچتی ہے۔۔۔۔

رضا نے شانزے کے بال بگاڑے۔۔

ہاں کیونکہ مجھے آپ بہت عزیز ہو۔۔۔

شانزے نے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے ہاتھ رضا کے ماتھے پر رکھ کر سر دبانے لگی۔۔رضا نے فورا دونوں ہاتھ پکڑلیے۔۔

نہیں۔۔۔بیٹیاں کام کرتی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔

رضا نے شانزے کے گال کھینچے۔

لیکن مجھے اپنے چاچو کا ہر کام کرنے میں خوشی ملتی ہے۔۔۔

شانزے نے بھی رضا کے گال نرمی سے کھینچے۔

چاچو۔۔۔میشا چاچی آج بہت ناراض ہے۔۔۔آپ سے۔۔۔

شانزے نے رضا کے کان میں سرگوشی کی۔۔رضا چونکا۔۔

کیوں۔۔۔؟

حیرانگی سے ہلکی آواز میں کہا۔۔

لو آپ نے آج کے ڈنر کا وعدہ کیا تھا ان سے۔۔آپ بھول بھی گئے؟

شانزے نے صدمے سے کہا۔۔رضا کو یاد آیا تو وہ بہت پچھتایا۔۔

ارے میں تو بھول گیا۔۔۔

رضا نے سر پر ہاتھ مارا افسوس سے۔۔

یہ بات چاچی کو مت بولنا نہیں تو وہ بولیں گی کہ۔۔۔شانزے کے کام کرنا نہیں بھولتے۔۔۔جو میرے بھول جاتے ہو۔۔۔

شانزے نے بھرپور نقل اتاری تو رضا نے قہقہہ مارا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو ٹھیک ہے۔۔نہیں بولوں گا۔۔۔اب تمہاری چاچی کو منانا پڑے گا۔۔

رضا نے کہا۔

آپ نا۔۔یہ ڈریس انہیں گفٹ کردے۔۔۔اور ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تو جلدی سے ڈنر پر بھی لے جائے۔۔۔وہ خوش ہوجائیں گی۔۔۔پکا۔۔

شانزے نے ہاتھ میں پکڑا پیک شدہ رضا کو دیا۔۔رضا حیرانگی سے منہ کھولے دیکھنے لگا۔۔

اصل میں۔۔یہ ڈریس میں نے چاچی کیلیے پرسوں لیا تھا۔۔۔پر انہیں دینا بھول گئی تھی۔۔۔پر آپ اب دے دینا یہ تو وہ بہت خوش ہوں گی۔۔ انکا فیورٹ کلر کا ہے ڈریس۔۔۔

شانزے نے کہا۔۔

رضا شرمندگی سے چپ ہوگیا۔۔۔اسے پتہ تھا کہ شانزے میشا کو اس کے روڈ بی ہیور کی وجہ سے نہیں دے پائی۔۔۔رضا کو اپنی بیوی اور بیٹے کا شانزے کے ساتھ بڑُا برتاؤ معلوم تھا۔۔اور اسی وجہ سے وہ شانزے کو زیادہ توجہ بھی دیتا تھا۔۔

چاچو۔۔۔پھر جاؤ نا۔۔کہیں وقت نہ نکل جائے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کی آواز پر رضا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔(یہ لڑکی ہر رشتے سے محبت کرنے کا ہنر رکھتی ہے۔۔۔)رضا دھیما سا مسکرایا۔۔پھر ڈریس اٹھائے سامنے بنے کمرے میں جانے لگا۔۔۔پھر رکا اور مڑ کر شانزے کو دیکھا۔۔

پھر۔۔میری گڑیا کیا کھائے گی۔۔؟تاکہ میں آتے ہوئے لے آؤں۔۔۔

رضا نے مڑ کر کہا۔۔۔

چاچو آپ ٹینشن نہ لے۔۔۔آج تو میں اور بوا پیزا پارٹی کریں گے۔۔۔

شانزے نے مزے سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور فرحان۔۔۔؟وہ کہاں ہے۔۔۔؟

رضا نے چونکتے ہوئے کہا۔۔۔شانزے نے کندھے اچکائے۔۔لاعلمی سے۔۔

فرحان بھائی تو شاید۔۔اپنے دوست کے ساتھ کہیں گئے ہیں۔۔۔

شانزے نے لاپرواہی سے کہا۔

رضا کچھ سوچتا سر ہلا کر چلا گیا۔۔۔جبکہ شانزے موبائل پر پیزا آرڈر

کرنے لگی۔

دنیا میں کوئی بھی انسان جاتا ہے۔۔۔تو کچھ لوگوں کی زندگی ادھوری کر دیتا ہے۔۔۔۔اور بیتے لمحوں کی خوبصورت یادیں چھوڑ جاتا ہے۔۔جس میں چلبلی شرارتیں کرکے سب کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنا۔۔۔غم کے وقت ہر ایک کے آنسو چننا اور ہر مشکل گھڑی میں ساتھ کھڑے ہو جانا۔۔۔

زویا اور رابیل بھی ایسا ہی کر گئی تھی۔۔۔وہ اپنی خوبصورت یادیں اور اپنی متاثر کن پہچان۔۔سب کے دلوں پر نقش کر گئی تھی۔۔۔۔

سفید کفن میں لپٹے دونوں کے چہرے پر بلا کا اطمینان اور سکون تھا۔۔ آس پاس کچھ عورتیں میت کے ارد گرد بیٹھی۔۔فاتحہ پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔تو کچھ سپارے پڑھ رہی تھی۔۔۔

انہی میں محراب بھی بیٹھی تھی بلکل سُن۔۔۔دونوں گھٹنوں کو موڑے سینے سے لگائے اور ان کے گرد دونوں ہاتھ باندھے وہ ساکت بیٹھی تھی۔۔۔اس نے اپنی زندگی میں کبھی۔۔۔دوست نہیں بنائے۔۔۔بچپن سے ہی زویا اور رابیل ہی اس کی دوست اور ہم راز تھی۔۔۔امو جان

کے بعد یہی دو تھی جو اس کے دل کے بہت قریب تھی۔۔

خونی رشتہ نہ ہونے کے باوجود بھی خونی رشتوں سے بڑھ کر پیار تھا ان تینوں کے بیچ۔۔وہ اتنا روئی تھی کہ اب آنکھیں خشک ہوگئی تھی۔۔۔نہ بولنے کیلئے کچھ الفاظ تھے۔۔۔نہ سوچنے کیلئے کوئی بات۔۔بس آنکھیں ان دونوں کے پُر نور چہرے پر ٹکی تھی۔۔۔

یکایک ہر طرف دھواں چھانے لگا۔۔۔منظر تبدیل ہوا اور ہال ریسٹورنٹ میں بدل گیا۔۔۔دھواں چھٹنے لگا تو اب نہ ہی کوئی سفید کفن تھا اور نہ کوئی سسکی۔۔۔

یہاں تو ارد گرد میز اور کرسیاں نظر آئی جس پر محراب،رابیل اور زویا بیٹھی تھی۔۔۔ماحول خوشگوار تھا۔۔۔ہر دفعہ کی طرح زویا اور رابیل کوئی بے تکی بات پر چڑیلوں کی طرح لڑرہی تھی۔۔۔(ایسا محراب کا کہنا تھا۔ خیر۔۔۔۔۔)اور محراب۔۔وہ ان دونوں کے بیچ بیٹھی پک رہی تھی۔۔۔ جب تینوں سیکنڈ ائیر میں تھی۔۔۔

زویا بمشکل فرسٹ ائیر میں پاس ہوئی تھی۔۔اور زویا محترمہ نے اگزام دیتے وقت پاس ہونے کی خوشی میں پارٹی دینے کا وعدہ کیا تھا۔۔جو اب وہ دونوں کو جلے دل سے پارٹی دے رہی تھی۔۔اس لیے تینوں

ریسٹورنٹ میں موجود تھی۔۔۔۔

اس وقت تو اپنی بڑائی کیے کیا تھا پر اب۔۔۔سچ میں پارٹی دینی پڑ رہی ہے۔۔۔وہ بھی اس چڑیل رابیل کی وجہ سے۔۔۔

زویا غصے سے رابیل کو گھورنے لگی۔۔اور سوچوں میں اس کو صلاواتیں سنا رہی تھی۔۔۔جب ویٹر مینیو کارڈ لے کر آیا تو فورا آگے بڑھ کر زویا نے کارڈ لے لیا تاکہ رابیل نہ لے لے۔۔۔اور ویٹر کو بھیج دیا۔

زوئی۔۔۔مجھے دو مینیو کارڈ بھئی۔۔۔

رابیل نے بے چینی سے کہا تو زویا نے منہ چڑایا۔۔۔

کیا یار۔۔۔ہمیں ٹریٹ دینی ہے تو ہماری مرضی سے کھانا آئے گا۔۔۔

رابیل نے ناک چڑھا کر کہا۔زویا نے رابیل کو دیکھا۔۔

میں دے رہی ہوں نا ٹریٹ۔۔۔۔تو بس جو میں منگواؤ۔۔۔چپ چاپ کھالو۔۔۔ورنہ چلو گھر۔۔۔

زویا نے آنکھیں دکھائی تو رابیل نے جھٹ سے سر نہ میں ہلایا۔۔

(بھئی جو مل رہا ہے وہی غنیمت ہے۔۔ورنہ۔۔۔زویا سے ٹریٹ کی توقع

رکھنا۔۔۔خاصی بیوقوں والی بات تھی۔۔۔۔)

زویا خود ہی اٹھ کر کاؤنٹر پر آرڈر دینے گئی تو رابیل نے بیچارگی صورت بنائے محراب کو دیکھا۔۔۔

(ضرور چائے آرڈر کی ہوگی۔۔۔۔)

محراب نے کندھے اچکائے۔۔۔۔زویا دونوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔

کیا منگویا ہے زوئی۔۔۔۔؟

رابیل نے بے چینی سے زویا کو ٹھوکا دیا پر زویا نے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

بھئی زویا۔۔۔کچھ اچھا ہونا چاہیئے کھانے کو۔۔۔۔

رابیل نے انگلی دکھائے وارننگ دی۔۔

اچھاااا۔۔۔میں تو ٹریٹ ہی نہیں دینا چاہ رہی تھی۔۔پر اب دے رہی ہوں نا۔۔۔۔

زویا نے بڑھک کر کہا۔۔۔

ہاں وہ تو میں نے یاد دلایا ہے تمہیں۔۔۔ورنہ تم تو بھول گئی تھی۔۔۔

رابیل نے فخریہ کہا۔

ہونہہ۔۔۔ویسے تو کچھ یاد نہیں رہتا۔۔پورے سال یاد کرکے بھی۔۔پیپر دیتے وقت بھول جاتی ہو۔۔۔لیکن ٹریٹ کی بات بخوبی دماغ میں رکھی تھی۔۔۔

زویا نے لڑاکا عورت کی طرح ہاتھ لہرایا۔۔

تم کونسا پڑھائی میں اچھی ہو۔۔۔۔وہ تو امو جان نے بچپن میں اس کی رائٹنگ پر توجہ دی تھی۔۔۔ورنہ محترمہ کے کام تو تھے ہی الٹے۔۔۔ ساتھ ساتھ میں الفاظ بھی ہوتے۔۔۔امو جان تو حیران ہوتی تھی کہ زوئی اتنی محنت سے سارے ایلفابیٹ کو الٹا کیسے لکھ لیتی تھی۔۔۔؟

رابیل نے ہنس کر محراب کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔محراب ہنسنے لگی۔۔زویا کو آگ لگ گئی

تم چپ کرو۔۔۔۔۔بیلا ویلا۔۔۔شیطان کا چیلا۔۔۔۔

زویا نے غصے سے کہا۔۔۔

اچھاا۔۔تو تم زوئی چوئی۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔

رابیل بھی غصے سے عجیب لقب دینے لگی۔

بس یار۔۔۔چپ کرو تم دونوں۔۔کہیں سے دونوں سیکنڈ ائیر کی اسٹوڈنٹ نہیں لگ رہی۔۔۔بلکہ کے جی اسٹوڈنٹ لگ رہی ہو۔۔۔

محراب نے چڑ کر دونوں کو چپ کرایا۔۔

اچھاااا۔۔۔۔ابھی تو ہم سے چڑ لگ رہی ہیں نا۔۔۔پر جب ہم دونوں نہیں ہوں گے نا تو۔۔۔پھر یاد آئی گی ہماری۔۔۔اور آہ بھر کر کہا جائے گا کہ آہ زویا اور رابیل تمہارے بنا میں ایک پل بھی نہیں جی سکتی۔۔۔ تم دونوں بہت یاد آتی ہو۔۔۔۔۔

زویا نے کہا۔۔رابیل سے سر ہاں میں ہلایا۔۔

نہیں۔۔۔ایسا۔۔۔کبھی نہیں ہوگا۔۔۔بلکہ جب تم دونوں نہیں ہوگی نا تو میری زندگی میں بڑا سکون ہوگا۔۔۔۔میں اللہ کا بڑا شکریہ ادا کروں گی کہ میرے سر سے دو چڑیلوں کا سایہ چلا گیا۔۔۔۔

محراب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔تو دونوں نے بد مزا منہ بنانا۔۔

اوہ۔۔۔پھر دیکھیں گے۔۔۔۔

رابیل نے ابرو اچکایا۔

منظر بدلا۔۔۔۔جگہ بدلی۔۔۔۔ریسٹورینٹ اب ہال میں تبدیل ہوگیا۔۔بس

اب ہال عورتوں کی تعداد سے بھرا ہوا نہیں تھا۔۔بس وہ تھی۔۔۔اور کفن میں لپٹے دونوں کے وجود۔۔۔

اچانک ہال میں کچھ مرد آئے تو وہ چونکی۔۔اس نے چہرہ اٹھائے پہچاننے کی کوشش کی۔۔۔دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔سب کے چہرے پہچان میں آنے لگے۔۔۔۔زارون،حیدر اور تراب باقی وہ بلکل بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔مردوں نے دونوں میتوں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا۔۔محراب خالی آنکھوں سے انہیں جاتا دیکھنے لگی۔۔سب رو رہے تھے۔۔دونوں بے جان وجود کو سارے مرد گیٹ سے باہر لے گئے۔۔۔

وہ دوسری دفعہ کسی کو کھو چکی تھی۔۔۔پہلے اپنی فیملی کو اور اب۔۔۔دو ہم راز کو۔۔۔

بیٹھے بیٹھے غم میں گرفتار ہوگئے۔۔

گوشۂ نشین تھے،رونقِ بازار ہوگئے۔۔

دو گز زمین مل ہی گئی مجھ غریب کو۔۔

مرنے کے بعد ہم بھی زمیندار ہوگئے۔

کانوں میں محراب کے سرگوشی ہوئی۔۔۔زویا کے پسندیدہ شعر کی۔۔۔جسے

وہ ہر وقت اونچی آواز میں بولتی رہتی تھی۔۔۔اب وہ دونوں محراب کو چھوڑ کر خاک میں جا ملی تھی۔۔۔

خاک ہی سے بنے ہیں۔۔۔

خاک ہی میں مل جانا ہے۔۔۔

❤جاری❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews